REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ ؎

جلد ۹/۴۴ — ۱۰ فتح ۱۳۳۴ھ — ۱۰ دسمبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"آج ضعف بہت ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۷ دسمبر (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کو آج درد گردہ کی تکلیف پھر کچھ زیادہ ہے۔ نیز سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو بھی درد اور گھبراہٹ کی زیادہ تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازے کو کافی دور تک کندھا دیا

نماز جنازہ اور تدفین میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد صحابہ کرام اور اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی

ربوہ ۹ دسمبر کل مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۵۵ء بروز جمعرات رنجیدہ قلوب اور غمناک آنکھوں کے ساتھ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے رضی اللہ عنہ کو بہشتی مقبرہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ یہ قطعہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مزار مقدس کی چار دیواری سے ملحق جانب غرب واقع ہے۔ اس قطعہ کی پہلی قطار حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر سے شروع ہو کر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی قبر پر ختم ہوتی ہے۔

نماز جنازہ ظہر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی جس میں اہلیان ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز ظہر کے بعد آپ کا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور کافی دور تک کندھا دیا چارپائی کے ساتھ بڑے بڑے بانس باندھ دیئے گئے تھے۔ تاکہ احباب آسانی کے ساتھ کندھا دے سکیں۔ سپرد خاک کرنے سے قبل احباب جماعت کو چہرہ دیکھنے کا موقع دیا گیا۔ لوگ احمدیت کے اس فدائی اور دیرینہ مخلص خادم سلسلہ کے چہرے کی آخری جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ اور ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے۔ چنانچہ اس بات کا انتظام کیا گیا کہ سب احباب قطار میں باری باری گزر کر چہرے پر آخری نظر ڈال لیں۔ یہ منظر نہایت دردناک تھا۔ ضبط کے باوجود اکثر احباب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جب سب احباب چہرہ دیکھ چکے۔ تو تابوت میں رکھ کر آپ کو لحد میں اتارا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے دعا کرائی

اظہار تعزیت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک کے دفاتر اور مرکز سلسلہ کے جملہ اداروں میں کل تعطیل رہی۔ تدفین کے وقت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد ربوہ میں مقیم صحابہ کرام۔ صدر انجمن کے جملہ ناظر صاحبان تحریک جدید کے سب وکلاء حضرات تمام غیر ملکی طلبہ اور ربوہ کے سب چھوٹے بڑے موجود تھے۔ ان ہزارہا مومنین نے رنجیدہ قلوب غمناک آنکھوں اور پرسوز دعاؤں کے ساتھ آپ کو سپرد خاک کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں خدمت اسلام میں گزارنے کی توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا حامی و ناصر ہو آمین

اللھم آمین

جماعت احمدیہ ماریشس کے عباس سلطان غوث صاحب بھی ربوہ پہنچ گئے

آپ جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع میں شرکت کریں گے

ربوہ ۹ دسمبر۔ جماعت احمدیہ ماریشس کے عباس سلطان غوث صاحب بھی جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع میں شرکت کی غرض سے ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ آپ قادیان ہوتے ہوئے لاہور کے راستہ مورخہ ۷ دسمبر کو یہاں پہنچے ہیں۔ آپ جماعت ماریشس کے قدیم رکن جناب محمد عظیم سلطان غوث صاحب کے برادر خورد ہیں۔ جو جماعت ماریشس کے ایک وفد کے ہمراہ پہلے

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

محترم درد صاحبؓ نے جس ایثار و اخلاص سے سلسلہ کی خدمت کی ہے وہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے

ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں کی تقلید میں سلسلہ کی خدمت میں پیش پیش رہیں گے

محترم درد صاحب کی وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی قرارداد تعزیت

ربوہ ۹ دسمبر۔ مجلس عاملہ مرکزیہ نے محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کی وفات پر کل مورخہ ۸ دسمبر کو اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں تعزیت کی حسب ذیل قرارداد منظور کی ہے (۱) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم درد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس ایثار اور اخلاص سے سلسلہ کی خدمت کی ہے۔ وہ سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ اور اس قابل ہے کہ جماعت احمدیہ کے نوجوان اس کی تقلید کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت درد صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبر عطا کرے۔ اور سلسلہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق دے۔ اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو (۲) حضرت مولانا درد صاحب کی وفات ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ جماعت کو ان جیسے معاملہ فہم۔ مدبر۔ اور مخلص خادم سلسلہ کی ضرورت تھی ہمارا ان کی وفات کی وجہ سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ گو بظاہر ہمارے دل انکی وفات کی وجہ سے رنجیدہ ہیں۔ لیکن ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے بزرگوں کی تقلید میں سلسلہ کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہیں گے اور ہم پوری کوشش کریں گے کہ سلسلہ کے بزرگان کی خدمت کی وجہ سے جو جماعت میں خلا پیدا ہوا ہے۔ اسکو پر کریں۔ اور نوجوانوں کو اس کام کے لئے پوری طرح تیار کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی نصرت اور فضل سے نوازے۔ اور ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ تا نوجوان سلسلہ کے بوجھ کو پوری طرح اٹھا سکیں۔ اور سلسلہ کسی وقت بھی کوئی کمی محسوس نہ کرے۔ بلکہ ہر قربانی کے وقت آگے بڑھ کر اسلام اور احمدیت کی عزت اور اس کی اشاعت کے لئے جان مال اور عزت کو قربان کرنے والے ہوں"

مسعود احمد پرنٹر۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۵ء

اسلامی قانون کے مطالبات

ایک طرف تو ہمارے اہل علم حضرات اختلاف عقائد کی بناء پر باہم جہاد میں معروف ہیں۔ اور ایک دوسرے کے الزامات کی تردید کے لئے اپنے اپنے مویدین کی فہرستیں شائع کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ہر فریق یہ اعلان بھی کر رہا ہے۔ کہ اسلامی قانون کے مطالبہ میں اس کی جماعت یا جمعیت ہی پیش پیش ہے۔

اہل علم حضرات کے ایک عظیم گروہ نے مودودی صاحب کی تحریروں کے حوالہ دے کر ثابت کیا ہے۔ کہ آپ اس اسلام کے داعی نہیں ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے۔ بلکہ آپ نے کوئی نیا ہی دین بنایا ہے۔ جس کو آپ غلطی سے اسلام کا نام دے رہے ہیں۔ اس لئے ان اہل علم حضرات کی دانست میں آپ اور آپ کی جماعت مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ خارج از اسلام گروہ ہیں۔

دوسری طرف مودودی صاحب اور آپ کے رفیقوں نے اہل علم حضرات کے دین و ایمان پر سخت نکتہ چینی کی مہم جاری کر رکھی ہے۔ بلکہ ان کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ جن کو کوئی شریف انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ المنبر۔ چراغ راہ اور تسنیم وغیرہ اخبارات میں علمائے کرام کے خلاف کئی ایک زہرناک مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ اور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ خود مودودی صاحب نے علمائے کرام کے لئے اس قسم کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جیسا کہ ”انہیں سانپ سونگھ گیا تھا“

یہی نہیں بلکہ مودودی صاحب ان علمائے کرام کو ہرگز علوم دینی کا اہل نہیں سمجھتے۔ اور انہیں قدیم طرز کے پابند اور گمراہ سمجھتے ہیں۔ اور اپنی تحریروں میں بارہا اس کا اظہار کر چکے ہیں۔

یہی دونوں گروہ یعنی ایک طرف مودودی صاحب اور ان کی جماعت اور دوسری طرف دیگر علمائے کرام اب ایک دوسرے کے علی الرغم ادعا کر رہے ہیں۔ کہ پہلے ہم نے اسلامی دستور کا مطالبہ کیا ہے۔ اسلامی جماعت اور مودودی صاحب کہتے ہیں۔ کہ ہم چودہ سال سے اسلامی دستور کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور ہمیں کو اس میں پہل حاصل ہے۔ ذیل میں ہم نوائے پاکستان کے اداریہ مورخہ ۱۲-۶-۵۵ سے اسی ضمن میں ایک ٹکڑا درج ذیل کرتے ہیں۔ جس سے اس تنازعہ کی نوعیت واضح ہوگی۔

”اب جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ تسنیم لاہور کی ایک خبر اسی گذشتہ جمعہ کے متعلق منظر ہے۔ کہ اس اخبار کے دفتر میں مغربی پاکستان کے اٹھارہ مقامات سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں جمعہ کے اجتماعات میں متفقہ قراردادوں کے ذریعہ دستور یہ پر زور دیا گیا۔ کہ پاکستان کا آئندہ دستور بناتے وقت سابقہ دستوریہ کی منظور کردہ رپورٹ اور قرارداد مقاصد کو ہرگز نظرانداز نہ کیا جائے۔ اور خالص کتاب و سنت پر مبنی اسلامی دستور کی تشکیل میں بے جا تاخیر سے احتراز کیا جائے۔ ان اٹھارہ مقامات کے علاوہ جن کا ذکر ”تسنیم“ کی خبر میں کیا گیا ہے۔ مغربی پاکستان کے بے شمار مقامات پر جمعہ کے اجتماعات میں اسلامی دستور کا مطالبہ کیا گیا ہوگا۔ اور یہ عام مسلمانوں کی طرف سے بلالحاظ اس امر کے کہ وہ جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا اس جماعت سے متعلق نہ ہوں کیا گیا ہوگا۔ لیکن جماعت اسلامی کا ترجمان ”تسنیم“ اور اس جماعت کے اکابر اپنے دل کی تسلی کے لئے ہمیشہ یہ فرض کر لینے کے عادی ہیں۔ کہ اسلامی دستور کا مطالبہ جب کبھی اور جہاں کہیں کیا جاتا ہے۔ وہ جماعت اسلامی کے جادو کا اثر ہوتا ہے۔ حالانکہ ہم واقعات و حقائق سے بارہا ثابت کر چکے ہیں۔ کہ جماعت اسلامی اس میدان میں بہت بعد میں آئی۔ لیکن اپنے منظم پراپیگنڈے کے زور سے مطالبہ دستور اسلامی کی ”امامت“ کی دعویدار ہو بیٹھی۔

جمیعت علمائے پاکستان پہلی جماعت ہے جس نے پاکستان میں اسلامی دستور کا مطالبہ کیا۔ اور یہ مطالبہ اپنی حکومت سے اور اپنی دستور ساز اسمبلی سے کیا۔ اس کے برعکس جماعت اسلامی بعد میں اس راہ پر گامزن ہو کر اب اپنے آپ کو اس تحریک کا ”مقدمۃ الجیش“ تصور کرتی ہے۔ لیکن اس دعویٰ کے باوجود اس نے بڑی ٹھوکر یہ کھائی ہے۔ کہ اس کے قائم مقام امیر مولوی امین احسن اصلاحی نے ایک تقریر میں اسلامی دستور کی تشکیل کے لئے امریکہ اور برطانیہ کے دست تعاون کی خواہش ظاہر کی۔ اور خود امیر جماعت نے بھی بعد میں اس اعانت طلبی کی تائید کر دی۔ گویا جماعت اسلامی دستور اسلامی بنوانا تو چاہتی ہے۔ لیکن پاکستان کی مجلس دستور ساز سے نہیں۔ بلکہ امریکہ اور برطانیہ سے۔

مودودی صاحب تو اس حد تک اشارہ کر چکے ہیں۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کو ہر معاملے کے متعلق جماعت اسلامی سے جوڑ توڑ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے کراچی میں محولہ بالا تقریر کرتے ہوئے ان مغربی ممالک کا بدیں الفاظ ذکر کیا تھا:۔

”اگر یہ لوگ اسی طرح ان آزاد ممالک کی غیر نمائندہ حکمران ٹولیوں کے ساتھ جوڑ توڑ کرتے رہے۔ تو انہیں کبھی یہ توقع نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ ان ممالک کے عوام ان کے ساتھ تعاون کریں گے“۔

(تسنیم مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء)

لیکن دین پناہی کے حوصلے دیکھئے۔ کہ جب مجلس عمل کفن بردوش اپنے نصب العین کی طرف گامزن تھی۔ تو جماعت اسلامی کے رہنماؤں نے نہ صرف ان سرفروشوں کا ساتھ چھوڑ دیا۔ بلکہ محاکمہ کے وقت اس بات سے بھی انکار کر دیا۔ کہ انہوں نے کبھی اس راہ میں قدم بھی رکھا تھا۔

لغزش کوئی ایک ہو تو بتائی جائے۔ یہاں تو قدم قدم پر جماعت اسلامی کے اکابر نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اب کسی ماضی کی ضمانت پر مسلمان ان حضرات سے اپنے مستقبل کی امیدیں وابستہ کریں؟

دور نہ جائیے ابھی کل ہی کی بات ہے۔ کہ جمیعت علمائے پاکستان کے مذکورہ بالا صدر مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری نے ہمہ جماعتی کشمیر کانفرنس میں حصول کشمیر کی عملی جدوجہد کے لئے بیس ہزار سرفروشوں کی پیشکش کی تھی۔ لیکن [illegible] حافظے پر زور دیجئے اور یاد کیجئے کہ جن دنوں قبائلی پٹھان کشمیر میں مصروف جہاد تھے۔ ان ایام میں عین اسی جگہ پر کھڑے ہو کر جہاں سے گزر کر قبائلی جانباز کشمیر کی طرف جاتے تھے۔ مودودی صاحب نے یہ اعلان کر دیا۔ کہ کشمیر میں جا کر ہندوستانی افواج سے لڑنا جہاد نہیں ہے۔“ (روزنامہ نوائے پاکستان لاہور ۶ دسمبر ۱۹۵۵ء)

اس اقتباس سے واضح ہے۔ کہ مودودی صاحب اور دیگر علمائے کرام میں ایک طرف تو یہ تنازعہ چل رہا ہے۔ کہ اسلامی دستور کے مطالبہ میں کون پہلے ہے۔ اور کون پیچھے۔ اور دوسری طرف دونوں گروہ ایک دوسرے کو اسلام سے محض نابلد سمجھتے ہیں۔ اور صرف اپنے آپ کو ہی مسلمان قرار دیتے ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ جب یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کو کم از کم صحیح مسلمان نہیں سمجھتے۔ تو یقیناً دونوں کے تصورات اسلام میں اختلاف بلکہ تضاد ہے۔ اور اس لئے جب دونوں اسلامی دستور کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو دونوں کا تصور اسلامی دستور بھی جدا جدا ہے۔

کیا مسلمان پسند کریں گے۔ کہ پاکستان کا ایسا دستور بنایا جائے جس کا مطالبہ کرنے والے خود اس کے متعلق متضاد تصور رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے پھر ایسے دستور کا اسلامی دستور نام رکھنے کا کیا فائدہ ہے؟ کیونکہ دونوں گروہوں میں سے ہر ایک یہی کہے گا۔ کہ میرا اسلام ہی اسلام ہے۔ اور دوسرے کا اسلام اسلام نہیں۔

ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب ان لوگوں کے نزدیک اسلام کی تعبیر جدا جدا ہے۔ اور اپنی اپنی تعبیر کے مطابق ہر ایک دوسرے کو اسلام سے باہر سمجھتا ہے۔ تو ایسے تنازعات کو سیاست میں گھسیٹنے سے کیا کیا فتنے نہ پیدا ہوں گے؟ کیا اس طرح اللہ تعالیٰ کا دین محض ایک سیاسی کھیل بن کر نہ رہ جائیگا (نعوذ باللہ)؟

حقیقت یہ ہے کسی ملک میں ایسا دستور ہی کار آمد ہو سکتا ہے۔ جس میں کسی فرد کے عقائد پر محاسبہ نہ ہو۔ خواہ وہ ایک فرد ہی کیوں نہ ہو۔ یہ اصول جمہوریت کا نہیں۔ بلکہ اسلام کا اصول ہے۔ جس نے

لا اکراہ فی الدین

کا عظیم الشان اصول پیش کر کے ہمیشہ کے لئے عقائد کو ذریعہ جنگ بنانے کا خاتمہ کر دیا ہے۔

کوئی مسلمان اسلامی دستور کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم کو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج جو لوگ اس کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ وہ نہ تو دستور کے معنے سمجھتے ہیں۔ اور نہ اسلامی دستور کے۔ بس ایک رٹ ہے کہ لگائے چلے جاتے ہیں۔ اور عوام کو دھوکا دیئے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ ان مختلف گروہوں کا مطالبہ قطعاً اسلامی دستور کا مطالبہ نہیں۔ بلکہ اس چیز کا مطالبہ ہے جس کو وہ اسلام سمجھتے ہیں یا اسلام بتاتے ہیں۔ مودودی صاحب چاہتے ہیں۔ کہ وہ اقتدار کی کرسی پر ہوں۔ اور اپنی قسم اور اپنی چھاپ کا اسلام تمام پاکستان پر ٹھونس دیں۔ اسی طرح دیگر اہل علم حضرات اپنا اپنا لیبل چلانا چاہتے ہیں۔ جس کے نتیجے کا اندازہ ہم ان تنازعات سے لگا سکتے ہیں۔ جو مودودی صاحب اور علمائے کرام میں باہم چل رہے ہیں۔ اس وقت یہ جھگڑے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن تصور کیجئے کہ فریقین میں سے کسی ایک کے ہاتھ میں عنان حکومت اگر آ جائے۔ تو ملک میں کیا قیامت برپا نہیں ہو سکتی؟

درخواست دعا۔ میرے محترم والد بابو عبد الغنی صاحب انبالوی عرصہ سوا سال سے چیک کینسر کی وجہ سے [illegible] اب ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ کمزوری بہت زیادہ [illegible] احباب جماعت ان کی صحت اور عمر درازی کے لئے دعا فرمائیں۔
عبد الرشید انبالوی ابن بابو عبد الغنی صاحب انبالوی حال لودھراں ضلع ملتان۔

مسلمانوں کی عمومی سلطنت اور قرآنی ہدایات

حکومت خدا کی ایک امانت ہے اور حکمران خدا کے سامنے جوابدہ ہیں

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

اسلام جس روحانی مملکت کا داعی اور نقیب ہے۔ وہ انبیاء کے ذریعہ سے قائم ہوتی ہے۔ اور خلفائے راشدین تک اس کا ایک خاص دور ہوتا ہے۔ صحیح معنوں میں روحانی مملکت اسی عہد کی حکومت کا نام ہے اس دور کے بعد عمومی طور پر وہ روحانی برکات جو دورِ نبوت اور خلافت کے شامل حال تھیں مجموعی طور پر ناپید ہو جاتی ہیں اور کہیں کہیں افراد میں ان کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ یہ دور دورِ حکومت عمومی کہلاتا ہے۔ قرآن مجید نے اس عمومی دور کے بارے میں بھی ایک آئین مقرر فرمایا ہے۔ اور دنیا میں حکمرانوں اور ملک کے عام باشندوں کے لئے قوانین بیان فرمائے ہیں۔

انبیاء میں بعض ایسے نبی بھی گزرے ہیں جن کو اپنے زمانہ میں دنیوی سلطنت حاصل تھی۔ اور بعض ایسے بھی گزرے ہیں جو خود حکمران نہیں ہوئے۔

قرآن مجید نے عمومی حکومت کے ذکر کے سلسلہ میں سب سے پہلی ہدایت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ درحقیقت انسانی قلوب پر حکومت کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ انسانوں کے تمام جوارح اور اعضاء صرف اسی کی اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفت الملک کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا گیا ہے له ملك السموٰت والارض (اعراف ۱۵۷) والله يؤتى ملكه من يشاء (بقره ۲۴۷) کہ خدا تعالیٰ ہی کی حکومت زمین و آسمان پر قائم ہے۔ وہی حکمرانی کے اختیارات انسانوں کو بخشتا ہے قرآن مجید میں دعا سکھائی گئی ہے۔

اللهم مالك الملك تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شيء قدير۔ (آل عمران ۲۶)

اے خدا تو ہی بادشاہت کا مالک ہے جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں ہر قسم کی خیر و برکت ہے۔ اور تجھے ہر طرح کی قدرت حاصل ہے

اس دعا سے بھی ظاہر ہے کہ قرآن مجید کے نزدیک دنیا کی حکمرانی کا اصل حق خداوند تعالیٰ کو ہے۔ جو مالک الملک ہے۔ وہ اپنی مشیت کے مطابق جنہیں چاہتا ہے برسر حکومت لے آتا ہے۔ اور اپنی مشیت کے مطابق دوسرے لوگوں کو حکومت سے محروم کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مشیت دو طور پر ہوتی ہے۔ (۱) مشیتِ کونی جسے تقدیر عام یا قانونِ قدرت بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۲) مشیتِ شرعی۔ جسے تقدیر خاص یا قانون شریعت کہتے ہیں۔ خداوند کی دونوں مشیتیں حکومتوں کے سلسلہ میں کارفرما ہوتی رہی ہیں۔ اور آج بھی کارفرما ہیں۔ قرآنی عقیدہ کی رو سے دنیا کا کوئی سانحہ اتفاقی نہیں ہے۔ بلکہ ہر انقلاب چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور ہر تبدیلی اچھی ہو یا بری اللہ تعالیٰ کے علم اور اس کے ارادہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ پس قرآنی نظریہ کے مطابق اصل حکومت روحانی ہو یا جسمانی اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ وہ اپنے اس اختیار کو اپنی مشیت کے مطابق ایک محدود حد تک اپنے بعض بندوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ جو درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کے منشا کو پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ روحانی مملکت اللہ تعالیٰ کی خالص نمائندگی میں ہوتی ہے۔ اس میں خدائی انتخاب سے نبی کو مامور کیا جاتا ہے ساری دنیا بھی اس کی مخالفت کرے تب بھی اس خدائی انتخاب پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نبی کے بعد خلافت اس روحانی مملکت کا عکس اور ظل ہوتی ہے۔ مگر چونکہ اس میں اس روحانی جماعت کی رائے اور مشورہ کا بھی دخل ہوتا ہے جو نبی کے ہاتھ پر جمع ہوئی تھی۔ اس لئے خلافت کا انتخاب پورے طور پر براہ راست خدائی انتخاب نہیں ہوتا۔ مگر چونکہ برگزیدہ جماعت کے دلوں پر ایک خاص صدمہ کے وقت روح القدس کا نزول ہوتا ہے۔ اور وہ اسی حالت میں خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ اور پھر اس انتخاب کو اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے خلافت کا دور بھی روحانی مملکت میں ہی شامل ہوتا ہے۔ یہ دونوں دور اللہ تعالیٰ کے اصطفاء اجتباء کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس روحانی مملکت کے مقابل پر جو عام اسلامی سلطنت قائم ہوتی ہے اس میں اسلام کے اس اصل کا عملی اظہار ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں۔ اور کسی کو ذاتی طور پر یہ حق نہیں ہے کہ وہ دوسروں سے اطاعت کا مطالبہ کرے۔ اس اصل کا عملی اظہار یوں ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید نے عام اسلامی سلطنت کے لئے اولوالامر کا انتخاب مسلمانوں کی رائے اور ان کے انتخاب پر رکھا ہے۔ اور انہیں امانات کا پابند کیا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔ گویا اسلام حکمرانوں کو قانون کے تابع رکھتا۔ اور محدود اختیار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الله يأمركم ان تؤدوا الامٰنٰت الى اهلها واذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل (النساء ۵۸)

کہ حکومت ایک امانت ہے مسلم معاشرہ کا فرض ہے کہ وہ خدائی حکم کے مطابق ایسے لوگوں کے سپرد کریں۔ جو اس امانت کے حقوق کو ادا کر سکیں۔ اس میں جمہور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے نمائندے ان لوگوں کو بنائیں جو حکومت کی امانت صحیح طور پر ادا کرنے کے اہل ہوں۔

اس آیت کے اگلے حصہ میں اختیارات لینے والے نمائندوں کو تلقین کی ہے واذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل کہ اب تم برسر اقتدار آ چکے ہو۔ اور قوم نے زمام سلطنت تمہیں سونپ دی ہے۔ اس لئے تم اس بات کے ذمہ دار ہو۔ کہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرو۔ اور ان کے فیصلے عدل اور انصاف سے کرتے رہو۔ گویا حکمرانوں کا انتخاب قوم اور جمہور کی رائے پر چھوڑا گیا۔ اور حکمرانوں کو قانون اور انصاف کا پابند کر دیا گیا۔ اس طرح اسلام نے استبدادی حکومتوں کی راہ بند کر دی۔ اور صحیح رنگ میں جمہوریت کے پنپنے کے لئے موقعہ پیدا کر دیا۔

اسی سلسلہ میں قرآن مجید نے حضرت موسیٰؑ کا قول نقل فرمایا ہے فرماتا ہے۔

واذ قال موسىٰ لقومه يا قوم اذكروا نعمة الله عليكم اذ جعل فيكم انبياء وجعلكم ملوكا۔ (مائدہ ۲۲)

کہ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تم میں انبیاء مبعوث کئے وجعلكم ملوكا اور تم سب کو بادشاہ بنایا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ حکومت اور بادشاہت اسلامی نقطہ نگاہ سے کسی خاص فرد کا حق نہیں۔ بلکہ یہ ایک قومی چیز ہے۔ اور

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو

ضروری اطلاع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۶؍ دسمبر ۱۹۵۵ء کو بوقت آٹھ بجے شب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا ایک نہایت ضروری اجلاس ہوگا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اول قائدین سے خطاب فرمائیں گے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے جملہ قائدین مطلع رہیں اور بوقت مقررہ پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لے آئیں۔ یہ اجلاس نہایت ضروری ہے۔ اگر کسی مجلس کے قائد خود جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف نہ لا رہے ہوں۔ تو وہ اپنا نمائندہ بھجوائیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قوم کی رائے اور مشورہ سے ہی اس کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

قرآن حکیم کے پُر حکمت بیانات میں سے ایک نکتہ یہ ہے۔ کہ وہ ذرا سے لفظی تغیر سے ایک بڑی حقیقت کو بیان کر دیتا ہے۔ جعل فیکم انبیاء کہہ کر نبوت کو انبیاءؑ کی ذات سے مختص قرار دے دیا۔ لیکن بادشاہت کے ذکر پر جعل فیکم ملوکًا نہیں فرمایا۔ بلکہ جعلکم ملوکًا فرمایا ہے۔ جس سے اس مفہوم کو ظاہر کرنا مدنظر ہے۔ کہ بادشاہت قومی امانت ہے۔ اور ساری قوم اس میں شریک ہے۔ کوئی شخص پیدائشی طور پر بادشاہ بننے کا حق دار نہیں قرار پا سکتا۔

قرآن مجید کے ان بیانات سے یہ اصل واضح طور پر معین ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام میں حکومت جمہور کے انتخاب اور مشورہ سے ہی قائم ہو سکتی ہے۔

عام سلطنت کے سلسلہ میں قرآن مجید نے دوسری ہدایت یہ دی ہے۔ کہ ہماری دی ہوئی حکومت کو بعض لوگ صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے دونوں قسم کے بادشاہوں کا ذکر فرمایا۔ قرآن مجید میں ایک طرف حضرت سلیمانؑ کو بطور عادل اور رحم دل بادشاہ کے پیش کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ ان کی سلطنت کے خلاف جو لوگ کوششیں کرتے تھے۔ انہیں ناکام کر دیا گیا تھا۔ ایسا ہی حضرت یوسفؑ کی ضمنی حکومت کا بھی تذکرہ آیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ وہ کس طرح دن رات بنی نوع انسان کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو معروف رکھتے تھے۔ حضرت داؤدؑ کی مضبوط سلطنت اور محکم نظام کو بھی قرآن مجید نے بطور مدح ذکر فرمایا ہے۔ ان بزرگ بادشاہوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے نمرود کا ذکر کیا ہے۔ کہ وہ اس لئے الوہیت کا مدعی بن بیٹھا۔ ان اتٰہ اللہ الملک۔ (البقرہ ، ۲۵۱) کہ خدا نے اس کو بادشاہت دے دی تھی۔ پھر موسیٰؑ کے زمانہ کے فرعون مصر کا ذکر کیا ہے۔ جو اپنی سلطنت پر مغرور ہو کر کہہ رہا تھا۔ الیس لی ملک مصر کہ اتنی بڑی سلطنت کا میں مالک ہوں۔ موسیٰ جیسے حقیر انسان پر کیسے ایمان لا سکتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت یوسفؑ کے زمانہ کے بادشاہ مصر کا ذکر فرمایا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچی خوابیں بھی آتی تھیں۔ اور آنے والے حوادث سے بعض دفعہ اطلاع مل جاتی تھی۔ اسی کی اس نیکی کا یہ اثر تھا۔ کہ اسے حضرت یوسفؑ جیسا وزیر خزانہ مل گیا تھا۔ بادشاہ مصر کا قانون ملک میں سب پر حاوی تھا۔ اور خود حضرت یوسفؑ بھی اسی قانون کے پابند تھے۔ جیسا کہ آیت ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک الا ان یشاء اللہ (یوسف - ۷۶) سے ظاہر ہے۔ غرض قرآن مجید نے دنیا میں نیکی قائم کرنے والے بادشاہوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور درمیانی درجے کے عام نیک بادشاہوں کا بھی حال ذکر کیا ہے۔ اور پرلے درجے کے شریر اور مفسد بادشاہوں کی حالت کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔ ایسے ہی مفسد بادشاہوں کے سلسلہ میں ملکۂ سبا بلقیس کا یہ قول وارد ہوا ہے:۔

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون۔ (النمل - ع ۳)

کہ یہ بادشاہ جب کسی شہر میں غلبہ پا کر داخل ہوتے ہیں۔ تو اس میں فساد پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اس شہر کے نظام کو درہم برہم کر دیتے ہیں۔ شہر کے معززین کو ذلیل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اور ہر طرح سے خرابی پیدا کر دیتے ہیں۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ بادشاہ اور حکمران اچھے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور بُرے بھی۔ اچھے بادشاہ ہر طرح سے قابلِ عزت و احترام ہیں۔ اور ان سے پورا تعاون کرنا اور ان کی پوری پوری اطاعت کرنا اہلِ ملک کا فرض ہے۔ ایسے بادشاہوں کے خلاف کسی قسم کی سازش یا بغاوت روا نہیں۔ دوسری قسم کے بادشاہ جو ظلم اور تعدی پر کمربستہ ہوتے ہیں۔ اور ملک کے اندر اعتقادی اور عملی فتنہ و فساد پیدا کرتے ہیں۔ ان کی حکومت دیرپا نہیں رہ سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ کی مشیتِ کونی کے مطابق ان کا اقتدار ان سے چھین لیا جاتا ہے۔ (باقی) (الفرقان)

وہ نصیحت جسے میں کبھی نہیں بھولا

Carlos Romulo نے جو اقوام متحدہ میں فلپائن کے نمائندہ وفد کے صدر ہیں۔ اور اتحادی کونسل کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ Readers Digest میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار ناصر الدین دفتر تحریک جدید ربوہ)

منیلا ہائی سکول کے تقریری مقابلہ کو جیتنے پر جب میرے ایک شریک دوست نے مجھے مبارک باد کی پیشکش کی۔ تو میں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ مسرت و انبساط سے پُر مباحثہ سے لوٹتے ہی میرے بوڑھے باپ نے مجھ سے جیو لیو سے ہاتھ نہ ملانے کا سبب دریافت کیا۔ جواب میں میں نے انہیں بتایا۔ کہ مباحثہ سے قبل چونکہ اس نے میرے متعلق اچھے خیالات کا اظہار نہ کیا تھا۔ اس لئے میں نے بھی اسے درخورِ اعتنا نہیں سمجھا۔ اب بھی یہ نظارہ میرے لوحِ قلب پر محفوظ ہے۔ کہ چاندی ایسے سفید بالوں والے میرے بوڑھے باپ نے اپنی بانہیں میرے گلے میں حمائل کر لیں۔ اور کہا "تمہارے دادا کہا کرتے تھے، بانس کا پودا جتنا بڑا ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ جھکتا ہے۔ میرے بچے! اس بات کو کبھی نہ بھولنا۔"

انکسار و مروت سے متعلق اس گھریلو نصیحت نے مجھے زندگی کے ہر دور میں بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ ایک رپورٹر کی حیثیت سے میرا واسطہ ہر طبقہ کے لوگوں سے رہا ہے۔ اور میرا مشاہدہ ہے۔ کہ ہمیشہ کم ظرف اور اوسط ذہنیت کا آدمی ہی تکبر اور خود ستائی کا شکار ہو کر جھکنا نہیں جانتا۔ ورنہ ہر بڑا آدمی منکسر المزاج۔ بردبار اور حلیم ہوتا ہے۔

جن دنوں میں اخبار نکالا کرتا تھا۔ میں نے اپنے ایک اداریہ میں سینیٹ کے صدر Manuel Quezon پر کڑی تنقید کی۔ بعد میں مجھے احساس ہوا۔ کہ میں ایسا کرنے میں حق بجانب نہ تھا۔ اسی روز شام کو ایک دعوت میں میرا ان کا سامنا ہو گیا۔ گرم مزاج صدر موصوف مجھ سے سخت کلامی سے پیش آئے۔ اگلے دن صبح سویرے ہی جب میں اپنے دفتر میں داخل ہوا۔ تو صدر کویزن وہاں موجود میرا انتظار کر رہے تھے۔ "میں معذرت چاہتا ہوں" صدر کویزن نے کہا "مجھے ہرگز کوئی حق نہ پہنچتا تھا۔ کہ میں آپ سے ترش کلامی سے پیش آتا۔ میں اپنے اس فعل پر نادم ہوں۔" کویزن کے ان الفاظ نے میرا دل جیت لیا تھا۔ میں اس بہت بڑی شخصیت کا ہمیشہ ہی معترف رہا۔ وہ یقیناً بڑا آدمی تھا۔ تبھی اس نے جھکنے میں کوئی حجاب محسوس نہ کیا۔

دوسری عالمگیر جنگ کے دوران مجھے جنرل میکارتھر کے عملہ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ Corregidor کے مقام پر میدان ہمارے ہاتھ سے جا رہا تھا۔ تعداد کے لحاظ سے ہم دشمن کے مقابلہ میں دس اور ایک کی نسبت سے تھے۔ مزید برآں ہوائی جہازوں کے بغیر ہمارے لئے وہاں چند دن بھی جمے رہنا ممکن نہ تھا۔ ایسے وقت میں جنرل میکارتھر کو صدر روزویلٹ کی طرف سے آسٹریلیا پہنچنے کا حکم ملا۔ کمان جنرل وین رائٹ کو دی گئی۔ میں بھی انہی کے ساتھ رہا۔ جنرل میکارتھر کی آسٹریلیا کو روانگی سے اگلے دن ہی جنرل وین رائٹ نے اپنے سٹاف کی ایک میٹنگ بلائی۔ اور کہا۔ "میں مدافعانہ جنگ سے زیادہ جارحانہ جنگ کا تجربہ رکھتا ہوں۔ اس لئے آپ میں سے ہر ایک کا مشورہ مجھے درکار ہو گا۔ جب بھی آپ دیکھیں۔ کہ میں کوئی غلط اقدام کرنے والا ہوں۔ مجھے ضرور اس سے آگاہ کیا جائے۔" اس قسم کے انکسار اور مروت کی توقع ایسی ہی بلند شخصیت کمانڈر سے کی جا سکتی تھی۔ جو اس قسم کی جراتِ اظہار کا مالک ہو۔

خاتمۂ جنگ پر مجھے اتحادی کونسل کے اجلاس میں اپنی قوم کی طرف سے بحیثیت صدر وفد سان فرانسسکو بھجوایا گیا۔ مولوٹوف کے رویہ سے میں نے روس کی طرف سے امن عالم کو سخت خطرہ محسوس کیا۔ میں نے اس ملک کو ایسے سوکھے ہوئے سخت بانس کی مانند پایا۔ جو جھکنے اور لچکنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوتا۔ کارروائی کے ابتدائی مراحل میں ہی میرا یہ خیال اور زیادہ محکم ہو گیا جبکہ روس کے نمائندہ نے دعا کرنے کی مخالفت میں آواز اٹھائی۔ جس قوم کے لیڈروں کے دل ماوراء الوراء طاقت کے احترام سے خالی ہوں۔ ان میں انکساری اور مروت کا پیدا ہونا محال ہے۔ ایسے لوگ اپنی قوم کی ہلاکت اور بربادی کے داعی ہوتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ جب ۱۹۴۹ء میں مجھے جنرل اسمبلی کا صدر چنا گیا۔ تو میں نے اپنی تقریر کو ان الفاظ سے شروع کیا۔ "آؤ ہم اس بلند و بالا خدا کے حضور ملتجی ہوں۔ کہ وہ ہمیں ان عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق و طاقت عطا فرمائے۔ جو ہمارے سپرد کی گئی ہیں۔" میں نے اس عظیم ہستی کو دنیاوی کاروبار میں اس لئے پیش کیا ہے۔ کہ ہمارے قلوب عجز و انکسار اختیار کریں۔ جس کے بغیر امن عالم کی امید رکھنا محال ہے۔ یہ بہت بڑا اعزاز تھا۔ جو مجھے اور میری قوم کو صدر جنرل اسمبلی کی حیثیت میں حاصل تھا۔ لیکن اس وقت بھی طالب علمی کے زمانہ کی وہ تصویر ہمیشہ میرے آئینۂ قلب پر آویزاں رہی۔ جبکہ میں اپنے متین و سنجیدہ بوڑھے باپ سے یہ نصیحت سن رہا تھا۔ "بانس کا پودا جتنا بڑا ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ جھکتا ہے۔"

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرے ہاں مورخہ ۱۸ر نومبر بروز جمعہ لڑکی پیدا ہوئی۔ جو صرف ایک گھنٹہ زندہ رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملی۔ اس کی والدہ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اس کی والدہ کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ گلزار محمد پٹواری آف شیخوپورہ شہر

(۲) میری نانی صاحبہ کو تین ماہ سے سانس اور دل کی تکلیف کا عارضہ ہے۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالشکور جاوید محلہ دارالرحمۃ شرقی ربوہ

سیلاب کے موقع پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے خدمتِ خلق کی

قابل تقلید مساعی

امدادی کیمپ کا قیام بنگلا اور محدود ذرائع کے باوجود نقدی، اناج اور پارچات کی وسیع پیمانے پر تقسیم

گذشتہ ماہ اکتوبر میں جو تباہ کن سیلاب آیا پاکستان کی طرح ہندوستان کے مختلف علاقے بھی اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ بالخصوص مشرقی پنجاب میں متواتر بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے سخت تباہی آئی۔ فصلیں برباد ہو گئیں۔ گاؤں کے گاؤں صفحہ ہستی سے نابود ہو گئے۔ خدمت خلق جماعت احمدیہ اپنا ایک مذہبی فریضہ سمجھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس طرح پاکستان میں جماعت احمدیہ نے سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کی اسی طرح ہندوستان کے احمدیوں نے بھی اس موقعہ پر خدمت خلق کا اچھا نمونہ پیش کیا۔ قادیان کے اس حلقہ کے مکانات کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ جہاں درویش احباب آباد ہیں۔ لیکن اپنے نقصان اور پریشانی کو فراموش کر کے درویشان قادیان نے اس موقعہ بلا امتیاز مذہب وملت سیلاب زدگان کی جو خدمت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ درویشان کرام نے اپنے تمام ذرائع مصیبت زدگان کی مدد کے لئے وقف کر دیئے اور خود تکلیف اٹھا کر بھی ان کے آرام کے سامان بہم پہنچانے کی ہر ممکن کوشش فرمائی جزاہم اللہ احسن الجزاء ——— ذیل میں ہم اس سلسلے میں جماعت احمدیہ قادیان کے امدادی کام کی مختصر رپورٹ معزز معاصر بدر قادیان سے شائع کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ درویشان کرام کو اس سے بھی بڑھ کر خلق خدا کی بے غرض خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ ادارہ۔

قادیان کے نواحی دیہات کے علاوہ خاص قادیان میں سینکڑوں مکانات گرے۔ اور ہزاروں کا مالی نقصان ہوا۔ جماعت احمدیہ کے مخصوص حلقہ کا آبادی و مکانات کی نسبت کے لحاظ سے بہت زیادہ نقصان ہوا۔ اور ان کو اہل وعیال سمیت مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک اور دار المسیح کے مکانوں میں پناہ لینی پڑی۔ اسی طرح اندرونی حلقہ کے کئی ایک پختہ مکانات ان بارشوں کی زد میں آ کر ناقابل رہائش ہو گئے۔ اور ابھی تک ان کے مکین تنگی کے ساتھ دوسرے مکانوں کے ایک ایک کمرہ میں پناہ گزیں ہیں۔

بارش اور سیلاب کے ایام میں باوجود مکانوں کی تنگی کے کئی غیر مسلم مصیبت زدگان کو بھی ہم نے اپنے مکانوں میں جگہ دی۔ اور متعدد مستحق افراد کو نقدی آٹے غلہ وغیرہ کی صورت میں امداد بھی دی گئی۔

ابتدائی جائزہ

یہ معلوم ہونے پر کہ ضلع گورداسپور کے علاقہ بیٹ میں متعدد دیہات سخت سیلاب کی زد میں آئے ہیں۔ اور اس وقت سخت پریشانی کی حالت میں ہیں۔ اور فوری مدد کے محتاج ہیں۔ مورخہ ۱۰/۱۰ کو قادیان کے ذمہ دار شہریوں کی ایک پارٹی ان علاقوں میں امداد کے لئے روانہ ہوئی۔ اس پارٹی میں طبی امداد کے ساتھ ہمارے چار نوجوان حکیم چوہدری بدر الدین صاحب عامل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر قیادت بھجوائے گئے۔ ہماری امدادی پارٹی کے نوجوان سب سے پہلے سیلاب زدہ علاقہ میں پہنچے اور انہوں نے موضع گھوڑے واں نینو وال۔ پھیرو چیچی۔ بھینی کھنڈہ اور راجپورہ کا دورہ کیا اور اس علاقہ کے قریباً ڈیڑھ سو مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ اس علاقہ کے لوگوں کو صاف پانی اور صاف غذا کی عدم فراہمی کے باعث بخار ہیضہ اور پیٹ کی اکثر بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں۔

روزانہ طبی امداد

جب امدادی پارٹی کے افراد رات کو قریباً ۸ بجے واپس قادیان پہنچے۔ تو ان سے مصیبت زدہ دیہات کے تکلیف دہ حالات کا علم ہوا۔ چنانچہ ہم نے ارادہ کیا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے روزانہ طبی امدادی وفد ان علاقوں میں جاتا رہے۔

اگلے روز مورخہ ۱۱/۱۰ کو پھر مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل کے ہمراہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر ڈسپنسر بشیر احمد صاحب مہار اور مرزا محمود احمد صاحب پر مشتمل امدادی پارٹی کو دیہات میں بھجوایا گیا۔ اور ان کے ساتھ طبی امداد کے علاوہ مریضوں کے لئے پرہیزی خوراک مثلاً چاول۔ دال مونگ وغیرہ بھی بھجوائی گئی۔ اس روز بھی تقریباً ڈیڑھ سو مریضوں کو دوائیں دی گئیں اور ٹیکے لگائے گئے اور بیسیوں مریضوں میں۔ پرہیزی خوراک تقسیم کی گئی۔ . . . . .

. . . .

. . . .

. . . . چونکہ سیلاب کے پانی کی وجہ سے اس علاقہ کے کنوئیں خراب ہو گئے ہیں اس لئے پانی صاف کرنے کی دوا بھی کنوؤں میں ڈالنے کے لئے تقسیم کی گئی۔ تاکہ پانی صاف ہو اور خراب پانی کے استعمال سے بیماریاں زور نہ پکڑ جائیں۔ اس روز بھی شام گئے تک ہمارا طبی امدادی وفد کام کرتا رہا اور رات کو قادیان واپس آیا۔

مورخہ ۱۰/۱۲ کو سیلاب زدہ دیہات کا دورہ کر کے ان کے حالات اور فوری ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے خاکسار مع مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ایڈیٹر اخبار بدر اور مکرم مولوی برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری لوکل کمیٹی مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ اور مرزا محمود احمد صاحب اس علاقہ کی طرف روانہ ہوا۔ چنانچہ اس روز ہم نے علاقہ بیٹ کے سات سیلاب زدہ دیہات کا معائنہ کیا۔ اور وہاں حسب ضرورت امداد بہم پہنچائی۔ یہ دیہات گھوڑے وال۔ نینو وال۔ پھیرو چیچی۔ بھینی کھنڈہ۔ راج گڑھ ملاں وال اور پسوال ہیں۔ اس روز موضع بھینی کھنڈہ میں پہلی مرتبہ علاقہ کے نائب تحصیلدار بھی پہنچے تھے۔ جن کے ساتھ نصف گھنٹہ تک امدادی کاموں کے تعلق میں ہمارا تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ تحصیلدار صاحب ہماری ہمدردی اور "خدمت خلق" کے پروگرام سے متاثر ہوئے۔ ہم اس روز شام کے قریب موضع پسوال پہنچے جو دریائے بیاس کے کنارے پر واقع ہے۔ اور ضلع ہوشیارپور کے حلقہ میں آتا ہے۔ متعدد دیہات کی طرح اس گاؤں کے باہمت لوگوں نے بھی مسمار مکانوں کے ملبوں پر سر چھپانے کے لئے جھونپڑیاں تیار کر لی ہیں اس جگہ اور موضع ملاں وال میں آج پہلی دفعہ امدادی وفد پہنچا۔ وہ ہمارے وفد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ان کے چہروں پر مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ بہت سے مریضوں کو دیکھ کر دوائی دی گئی۔ ٹیکے لگائے گئے۔ اور ضرورت مند لوگوں میں چاول دال تقسیم کی گئی۔ موضع ملاں وال کے پنچ نے ہلوں کی مرمت کے متعلق توجہ دلائی۔ تاکہ وہ آئندہ فصل بونے کا کام شروع کر سکیں۔

باقاعدہ طبی کیمپ

اس علاقہ کے دورہ سے ہم نے یہ بھی محسوس کیا کہ سیلاب زدہ علاقہ کے بچوں اور عورتوں کو تن ڈھکنے کے لئے پارچات کی فوری امداد کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح اسباب کے مدنظر کہ روزانہ قادیان سے امدادی پارٹی کے آنے جانے پر کافی وقت صرف ہوتا ہے اور اصل امدادی کام کے لئے بہت کم وقت بچتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگلے روز مورخہ ۱۰/۱۳ سے اس علاقہ میں باقاعدہ امدادی کیمپ کھول دیا جائے۔

اس روز قریباً ڈیڑھ سو بیماروں اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرنے کے بعد ہماری پارٹی دس بجے شب قادیان واپس پہنچ گئی۔

موضع پھیرو چیچی کو مرکز بناتے ہوئے اس جگہ امدادی وطبی کیمپ کھول دیا گیا ہے۔ جہاں سے روزانہ صبح امدادی پارٹیاں مختلف دیہات میں کام کرنے کے لئے روانہ ہو جاتی ہیں۔ اور سارا دن خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار علاج معالجہ اور امدادی پروگرام میں مصروف رہتی ہیں۔

ہمارے امدادی کیمپ میں پانچ افراد مستقل طور پر حاضر رہتے ہیں۔ ان کے کام میں تعاون کے لئے روزانہ تین چار نئے تازہ دم نوجوان قادیان سے بھجوائے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ جا کر ان کا ہاتھ بٹائیں اس امدادی کیمپ کے انچارج ملک بشیر احمد صاحب ڈسپنسر احمدیہ شفاخانہ ہیں اور ان کے ساتھ کام کرنے والے ورکرز محمود احمد صاحب مبشر۔ چوہدری بشیر احمد صاحب مہار، چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ، مرزا محمود احمد صاحب ہیں

چونکہ اب گندم چنے وغیرہ کی فصلیں بونے کا وقت ہے اسلئے ان علاقوں کے لئے بیج اور مویشیوں کی فوری ضرورت کے متعلق ضلع اور صوبہ کے حکام کو بھی توجہ دلائی گئی ہے اور ہماری طرف سے مورخہ ۱۱/۲ کی صبح کو زمینداروں کے ہلوں کی مرمت کیلئے قادیان سے ایک مستری جن کا نام منظور احمد صاحب ہے کو بھی امدادی کیمپ میں بھجوایا گیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے امداد

مورخہ ۱۱/۳ کی شام کو مجلس خدام الاحمدیہ

(باقی صفحہ ۷ پر)

تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ)

سیّدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبات تقریروں اور مجالس میں بار بار نوجوانوں کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ سلسلہ کا ہر کارکن ایک ایسی کڑی میں منسلک ہے کہ خواہ وہ کوئی کام بھی کر رہا ہو وہ خدمت دین میں شامل ہے۔ اس ضمن میں صدر انجمن احمدیہ کو تجارت وصنعت کے کاموں کے لئے ایسے تعلیم یافتہ مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے جو ایف۔اے، بی۔اے یا ایم۔اے ایف۔ایس۔سی، بی۔ایس۔سی، ایم۔ایس۔سی پاس ہوں۔ ایسے نوجوانوں کو حسب استعداد ان کاموں کی ٹریننگ دلاکر ان سے کام لیا جائے اس لئے ایسی تعلیم رکھنے والے نوجوانوں کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے تئیں وقف کریں۔ وقف کی یہ درخواستیں متعلقہ جماعتوں کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی مصدقہ ہونی چاہئیں جو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھجوائی جائیں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان بھی خیال رکھیں اور جو مخلص نوجوان ان کے علم میں ایسے اس قابل ہوں ان کو وقف کی تحریک فرمائیں۔

اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے کہ اگرچہ شروع شروع میں واقفین کو گزارہ کے لئے بہت کم رقم ملتی ہے مگر خدا کے فضل سے جوں جوں سلسلہ ترقی کرے گا۔ آمدنیاں بڑھیں گی۔ تو اس کا فائدہ بھی انہی واقفین کو ملے گا جنہوں نے مشکلات کے وقت سلسلہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کی۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

شکریہ احباب

میں تمام ان احباب کا جنہوں نے انفرادی طور پر یا جماعتی طور پر میرے والد محترم جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کیا ہے اپنی طرف سے۔ اور اپنی والدہ محترمہ اور اپنے تمام خاندان کی طرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چونکہ فرداً فرداً خطوط کا جواب نہیں دیا جاسکتا۔ لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ (لطف الرحمٰن صوفی محلہ دارالصدر ربوہ)

ولادت

برادرم مکرم عبداللطیف خانصاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت اقدس ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹؍۳۰ نومبر کی درمیانی شب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ٹی افسر لنگر خانہ ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے برکت کا موجب ہو (لطف الرحمٰن کارکن دفتر تعمیر ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کے لئے دعائیں کرنے کے سلسلہ میں ایک تجویز

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴؍نومبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ (جو روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۰؍نومبر ۱۹۵۵ء میں شائع ہو چکا ہے) جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ

"مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارومدار دواؤں پر نہیں بلکہ دعاؤں پر ہے۔ پس میری صحت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ پر توکل رکھو۔ گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو تو خدا تعالیٰ خود یہ سب کام کر دے گا۔ اور وہ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑے گا"

حضور کے اس خطبہ کی بناء پر اس عاجز کے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ تمام جماعت احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ تحریر ہذا درخواست کی جائے کہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے اس بات کا پختہ عہد کرے کہ وہ حضور کے اس فرمان کے ماتحت حضور کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے بدرگاہ رب العالمین اور شافی مطلق حتی الامکان پوری توجہ۔ عزم راسخ اور خشوع خضوع کے ساتھ دعائیں کرنا شروع کر دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس مبارک تحریک کو مؤثر اور کامیاب بنانے کے لئے ہر ایک احمدی زیادہ سے زیادہ تعداد میں دوسرے احمدیوں تک تحریک پہنچانے کی پر زور اور مسلسل کوشش کرے۔ نیز جو افراد اس تحریک میں شامل ہوتے جائیں ان سے اس عہد کو پختہ کرنے کے لئے زبانی اقرار یا تحریری دستخط حاصل کئے جائیں تاکہ یہ مہم زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتی چلی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقدس تحریک میں اخلاص اور استقلال کے ساتھ شمولیت کی توفیق عطا فرمائے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

خاکسار غلام نبی ریٹائرڈ اے۔ڈی۔آئی مدارس و نائب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع اٹک بمقام کیمبل پور

اعلان دارالقضاء

(۱) بعض احباب لکھ رہے ہیں کہ ان کے تنازعات جلسہ سالانہ یا اس سے متصل ایام میں سنے جائیں ایسے دوستوں کو معلوم ہو کہ ایام جلسہ میں تو ایسا ممکن نہیں۔ ہاں متصل ایام میں حتی الامکان بعض درخواستوں کا سنا جانا مقرر کر کے اہل تنازعات کو اطلاع دی جاچکی ہے۔ اس لئے دوسرے احباب کو اب اس پر اصرار نہ کرنا چاہیئے۔

(۲) جلسہ میں تنازعات سے متعلقہ معلومات حاصل کرنے کے لئے دفتر دارالقضاء کھلا کرے گا۔ دوست فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے عہدیداران

مورخہ ۲؍۱۲؍۵۵ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کے انتخابات عمل میں آئے جن کے نتائج درج ذیل ہیں۔

صدر ۔ چوہدری صلاح الدین احمد صاحب لاء کالج

نائب صدر ۔ رفیق احمد احمد ثاقب ایم۔ایس۔سی سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج

جنرل سیکرٹری ۔ سمیع اللہ سیال ایم اے سٹوڈنٹ ″ ″

سیکرٹری مال ۔ مبارک مصلح الدین صاحب ″ ″

(جنرل سیکرٹری)

درخواست دعاء

محترم قاری غلام مجتبیٰ صاحب قریباً سوا سال سے دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن دوبارہ بیماری کے حملہ کی وجہ سے زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب اور بزرگان کرام سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قاری محمد امین دارالصدر۔ ربوہ

بقیہ صفحہ ۵

سیلاب کے موقعہ پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے قابل تقلید مساعی

مرکزیہ (احمدی نوجوانوں کی مجلس) کے نائب صدر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (جو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے فرزند ہیں) بھی امدادی کاموں میں شرکت اور ریلیف کے کام کا معائنہ کرنے کے لئے اس علاقہ میں تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے ہمراہ چوہدری عبدالقدیر صاحب چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ اور یونس احمد صاحب اسلم بھی امدادی کیمپ میں کام کرنے کے لئے گئے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب نے نظارت امور عامہ کی تحریک پر خدام الاحمدیہ کے فنڈ سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ دو صد روپے اور اپنی طرف سے بہت سے پارچات عنایت فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امداد سیلاب زدگان کے کام میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے آپ کا خود کیمپ میں تشریف لے جانا اور کام کرنے والوں کی راہ نمائی کرنا "خدمت خلق" کے اس کام کی کامیابی کے لئے نیک فال ہے۔

جماعت کی طرف سے کپڑوں کے تھان خرید کر بچوں عورتوں اور مردوں کے سائز کے کپڑے تیار کروائے جا رہے ہیں۔ کپڑے سینے کا کام ہمارے احمدی درزی بلا اجرت صرف "خدمت خلق" کے جذبہ کے ماتحت سرانجام دے رہے ہیں۔ اور رات دن پارچات تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ مورخہ ۵۵/۱۱/۱۰ کو بہت سے پارچات ریلیف کیمپ پھیرو چیچی میں بھجوا دئے گئے ہیں تاکہ جمعہ کے مبارک دن صاحبزادہ صاحب خود اپنی نگرانی میں مستحق لوگوں میں تقسیم کروا سکیں۔

مستورات کی طرف سے امداد

جماعت کی مستورات کی تنظیم "لجنہ اماء اللہ" کے زیر انتظام بھی احمدی گھروں سے ریلیف کے لئے پارچات اور غلہ جمع کیا جا رہا ہے۔ یہ جمع ہونے والا سامان بھی دو روز کے اندر تقسیم کے لئے ریلیف کیمپ میں بھجوا دیا جائے گا۔

ہماری درخواست پر محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو لجنہ اماء اللہ کی صدر ہیں نے بھی سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ ایک صد روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ اسی طرح اس کار خیر میں شرکت اختیار کرتے ہوئے مجلس انصار اللہ کی طرف سے مکرم سید محمد شریف شاہ صدر مجلس نے بھی ایک صد روپیہ ریلیف کے کام کے لئے مرحمت فرمایا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ممبران مجلس انصار اللہ ریلیف فنڈ کے لئے کچھ مزید رقوم جمع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی کوششوں میں برکت ڈالے

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مقامی اور مضافات قادیان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ پانچ سو روپیہ عطا کیا ہے۔

اس وقت تک سینکڑوں بیماروں کو طبی امداد دی جا چکی ہے۔ اور علاقہ بیٹ میں مستقل طور پر ریلیف کیمپ اور پھیرو چیچی میں کھول کر وہاں سے غلہ چاول دال اور پارچات مستحق لوگوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس بہت سے مقامی غیر مسلم مصیبت زدگان کی طرف سے بھی امداد کی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور سابقہ شاندار روایات کے مطابق ہماری خواہش ہے کہ ہم انسانیت کی خدمت اور ہمدردی کے اس موقعہ پر عملی طور پر زیادہ سے زیادہ مدد کر سکیں۔ لیکن ہمارے اپنے ذرائع بہت محدود ہیں اس لئے اپنی مالی مشکلات اور کم مائیگی کے باعث اس کار خیر میں وسیع پیمانہ پر حصہ لینے سے کافی حد تک معذور ہیں مگر جس حد تک بھی ممکن ہو سکا۔ اس مصیبت کے وقت میں ہم حکومت اور عوام کا ہاتھ بٹا کر اس پر قابو پانے کے لئے کوشاں رہیں گے۔

(بدر ۷ رنومبر ۱۹۵۵ء)

کلیمنٹ اٹیلی ریٹائر ہونے کے بعد ارل بنا دئے گئے

لندن ۸ دسمبر۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی کے صدر مسٹر کلیمنٹ اٹیلی نے لیبر پارٹی کی قیادت سے ریٹائر ہونے کا اعلان کیا ہے خیال ہے اس اعلان کے بعد آپ پارلیمنٹ میں حزب مخالف کی قیادت سے بھی ریٹائر ہو جائیں گے۔ بہتر سالہ اٹیلی ۲۰ سال تک لیبر پارٹی کے صدر رہے ہیں۔ دوسری جنگ عالمگیر کے زمانہ میں آپ چرچل وزارت میں نائب وزیر اعظم اور ۱۹۴۵ء میں لیبر حکومت کے وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں ملکہ الزبتھ ثانی نے مسٹر اٹیلی کی خدمات کے صلہ میں انہیں ارل بنا دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پارٹی کے نئے قائد کے انتخاب تک مسٹر ہربرٹ موریسن پارٹی کے لیڈر رہیں گے۔

افسر براہ راست عوام سے رابطہ پیدا کریں

حکومت مغربی پاکستان کے ضلع افسروں کو ہدایات

لاہور ۸ دسمبر۔ حکومت مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری نے تمام ڈویژنوں کے کمشنروں اور مختلف محکموں کے اعلیٰ حکام کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ اپنے ماتحت افسروں کو اپنے اپنے علاقہ کا مکمل دورہ کرنے کے لئے کہیں تاکہ لوگوں سے ان کا براہ راست رابطہ پیدا ہو سکے۔ اور لوگ ان کے سامنے اپنے مسائل پیش کر سکیں۔

ان افسروں کو دوروں کی تفصیلی کارروائی بھیجنے کے لئے بھی کہا گیا ہے۔ چیف سیکرٹری نے گشتی مراسلہ میں لکھا ہے کہ حکومت اس امر کی متمنی ہے کہ افسروں کے دوروں سے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے مختصر دورے کم کر دئیے جائیں۔ ایسے دورے صرف ہنگامی حالات یا اچانک معائنہ کی ضرورت پڑنے پر کئے جائیں۔ لوگوں کو افسروں کے دورہ کے متعلق کافی دن پہلے اطلاع مل جانی چاہئیے تاکہ وہ بروقت پہنچ کر ان کے سامنے اپنی مشکلات پیش کر سکیں۔ اس لئے دورہ کا پروگرام کافی عرصہ پہلے تیار ہو جانا چاہئیے اور اس کی ہر ممکن تشہیر کا بندوبست کرنا چاہئیے۔ اس سلسلہ میں مقامی اخبارات کافی سود مند ثابت ہو سکتے ہیں۔

دورہ کرنے والے افسر کا کسی بھی جگہ پر قیام اتنا طویل ہونا چاہئیے کہ ملحقہ علاقوں کے لوگ اگر اسے مل سکیں۔ اس لئے ایک دو دن کے مختصر قیام سے احتراز لازم ہے تاکہ کسی خاص مقصد کے لئے اس کی ضرورت نہ پڑے۔ اس کے علاوہ صدر مقام کو جلد واپسی بھی ضروری ہے۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ دورہ شہروں، قصبات اور ایسے دیہات تک محدود نہ رہے جو کہ بڑی سڑکوں پر واقع ہیں۔ ضلع کے دور افتادہ مقامات پر ان کا جانا لازمی ہے تحصیل تعلقہ یا سب ڈویژن افسر اضلاع کے اندرونی علاقوں تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ اعلیٰ حکام سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ گاہے گاہے بڑے راستوں سے دور واقع دیہات میں نکل جایا کریں۔

حکومت ان دوروں کی تفصیلی کارروائی کو بھی خاص اہمیت دیتی ہے۔ اس لئے دورہ کرنے والے تمام افسروں کو اپنے دورہ کی رپورٹ اعلیٰ حکام کو بھیجنی ہوگی جو اس امر کا جائزہ لیں گے کہ آیا حکومت کی ہدایت پر صحیح عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔

ہزارہ کے نواح میں ایٹمی دھات کی دریافت

ایبٹ آباد ۸ دسمبر ہزارہ سے کچھ میل دور اگرور کے مقام پر ایک ایٹمی دھات ملی ہے جو پتھر کی شکل میں ہے۔ اس دھات میں سے ایٹمی مادہ ملنے کی پوری توقع ہے۔ امریکہ کے ایک ایٹمی ماہر اسے آزمائش و تجربہ کے لئے اپنے ہمراہ امریکہ لے جا رہے ہیں۔ اگرور میں ٹیلیم اور ابرک کی کان بھی ملی ہے۔

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے والد صاحب عرصہ سے جوڑوں کی درد کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

بشریٰ بیگم بنت برکت اللہ خاں

(۲) قادیان کے درویشان اور بزرگان سلسلہ میرے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے اور غلطیوں پر پردہ پوشی فرمائے۔ اور مجھ پر اپنا خاص فضل اور رحم نازل فرمائے آمین

حافظ مبین الحق شمس عفی عنہ
۲۰۷/۲ مارٹن روڈ کراچی

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کا وجود سلسلہ احمدیہ کے سچے اور وفادار خادموں میں سے ایک نمایاں وجود تھا

آپ اپنے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سچے عاشق صادق تھے

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے کی وفات پر اپنے قلبی تاثرات اور دلی تعزیت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:۔

عربی مقولہ ہے "موت العالِم موت العالَم" کہ عالم کی موت جہان کی موت ہوتی ہے۔ کیونکہ حقیقی عالم کا وجود دنیا کے لئے نفع رساں وجود ہوتا ہے اس کی زندگی خالق کی مرضی کو پورا کرتے ہوئے مخلوق کے فائدہ میں صرف ہوتی ہے۔ ایسے وجودوں کے اٹھ جانے سے واقعی دنیا میں ایک موت طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ ان اہل علم انسانوں میں سے تھے جو مما رزقنٰھم ینفقون کے مطابق اللہ تعالیٰ کے دئیے ہوئے انعامات و مواہب سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے میں زندگی گذارتے ہیں۔ وہ اپنے علم، اپنی عقل، اپنی فراست اور اپنے اثر و رسوخ سے دوسروں کا بھلا کرنے میں کبھی کمی نہ کرتے تھے۔ روپے کی انہیں خود بہت تنگی تھی۔ تاہم بقدر امکان اس پہلو میں بھی کوتاہی نہ کرتے تھے۔

سالہا سال تک ان کے ساتھ رہنے اور تعارف ہونے کے نتیجہ میں مجھے معلوم ہے کہ حضرت درد صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ احمدیہ کے ان سچے اور وفادار خادموں میں ایک نمایاں وجود تھے۔ جو عسر و یسر اور حالت تردد و تنگی میں خدا کے دین کی خدمت کا قطعی فیصلہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے عملاً پوری وفاداری اور کامل اخلاص و محبت کے ساتھ اس فیصلہ کو نافذ کیا ہے۔ بہت سے مراحل ان کی زندگی میں ایسے آئے ہیں۔ جب کھوکھلے انسان ثابت قدم نہیں رہ سکتے لیکن حضرت درد صاحب رضی نے ان تمام منزلوں کو نہایت خوبی اور خوبصورتی سے طے کیا ہے احمدیت اور اسلام کے لئے ان کی بے انتہا عقیدت کا ہی یہ نتیجہ تھا۔ کہ وہ دن رات خدمت دین کرتے تھے۔ اور پھر ہمیشہ یہی کہتے تھے۔ اور اسی احساس سے معمور رہتے تھے کہ میں اپنا فرض پورا نہیں کر رہا۔ وہ نہ صرف خود علمی اور ٹھوس کام کرنے کے عادی تھے۔ بلکہ ہمیشہ ہی اپنے ملنے والوں اور دوستوں کو ہر روز نصیحت کرتے تھے کہ گہری تحقیق اور پوری ریسرچ سے کتابیں اور مضامین لکھے جائیں۔ انہیں دینی علوم سے خاص شغف تھا۔ اور جدت اور تحقیق ان کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ اپنے احباب اور دوستوں کے ساتھ پوری وفاداری اور کامل خلوص کے ساتھ پیش آتے تھے دوستی نبھانے میں بھی حضرت درد صاحب رضی منفرد تھے مگر جہاں پھر جب جماعت اور دین کا سوال اٹھاتا تھا۔ تو حضرت درد صاحب رضی کو ہر قسم کی دوستی اور محبت کو قربان کر دینے میں ذرا بھی دریغ نہ ہوتا تھا۔ وہ جماعت کے نظام کے قیام کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پر آمادہ تھے۔ میں نے سفر و حضر اور جلوت و خلوت میں انہیں احمدیت کا نہایت غیور اور اپنے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سچا عاشق صادق پایا ہے۔ تفصیل سے بعض واقعات پھر لکھوں گا آج تو غمگین دل اور پرنم آنکھوں کے ساتھ یہ اجمالی تاثرات سپرد قلم کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت درد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمتوں کی بارشیں برساتے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ان کے تمام پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو آمین ثم آمین۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

محترم درد صاحب سلسلہ احمدیہ کے صادق وفادار اور سچے خدام میں سے ایک درخشندہ گوہر تھے

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کا اظہار تعزیت

"مکرم درد صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درخشندہ گوہران صادق وفاداروں اور سچے خدام میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی سلسلہ کے لئے وقف کر دی اور آخر دم تک اس پر قائم رہے۔ دین کو دنیا پر عملی طور پر مقدم کیا۔ آج ان کے کالج فیلو بڑے بڑے مناصب پر فائز ہیں۔ اور ہزاروں روپیہ تنخواہ لے رہے ہیں۔ لیکن درد صاحب مرحوم و مغفور نے سلسلہ کی خاطر درویشانہ زندگی کو امیرانہ زندگی پر ترجیح دی۔ کل ان کا اپنے رفقائے کار سے آنا فانا جدا ہو جانا ہم سب کے لئے باعث صد حزن و ملال ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے۔ اور اس کے آخر میں میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

(جلال الدین شمس ۸ نومبر ۱۹۵۵ء ربوہ)

ماریشس سے ایک اور احمدی دوست کی آمد

(بقیہ صفحہ اول)

ہی یہاں آئے ہوئے ہیں اور ۲۸ نومبر سے ربوہ میں مقیم ہیں۔ عباس سلطان غوث صاحب گذشتہ ماہ جون میں ماریشس سے روانہ ہوئے تھے۔ اب شرقی افریقہ، مصر اور یورپ کے متعدد ممالک میں ہوتے ہوئے پہلے لنڈن پہنچے اور وہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ انگلستان سے آپ ہندوستان گئے اور وہاں قادیان کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے بعد اب جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے ربوہ تشریف لائے ہیں۔ اس طرح جلسہ سالانہ میں امسال ماریشس کے چار احباب شریک ہونگے اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں ان کی آمد ان کے لئے اور جماعت ماریشس کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔